احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 13۔جنوری 1997ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 10 | سوموار 3 رمضان ۔ 1417ھ 13 صلح 1376ھش 13 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے

جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں ان کو نفس نے دھوکا دیا ہوا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے مثلاً وہ چاہتا ہے کہ دس تولہ استعمال کرے اور یہ صرف ایک قطرہ کافی سمجھتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پہلے فرمایا کہ عدل کرو۔ پھر اس سے بھی آگے بڑھ کر فرمایا۔ احسان کا بھی خدا تعالیٰ نے تم کو حکم کیا ہے یعنی صرف اس سے نیکی نہ کرو جس نے تم سے نیکی کی ہو بلکہ احسان کے طور پر بھی جو کہ کوئی حق نہ رکھتا ہو کہ اس سے نیکی کی جاوے اس سے بھی نیکی کرو مگر احسان میں بھی ایک قسم کا باریک نقص اور مخفی تعلق اس شخص سے رہ جاتا ہے جس سے احسان کیا گیا ہے کیونکہ کبھی کسی موقعہ پر اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے جو اس محسن کے خلاف طبیعت ہو یا نافرمانی کر بیٹھے تو محسن ناراض ہو کر اس کو احسان فراموش یا نمک حرام وغیرہ کہہ دے گا اور اگرچہ وہ شخص اس بات کو دبانے کی کوشش بھی کرے گا مگر پھر بھی اس میں ایک ایسا مخفی اور باریک رنگ میں نقص باقی رہ جاتا ہے کہ کبھی نہ کبھی ظاہر ہو ہی جاتا ہے۔ اسی واسطے اس نقص اور کمی کی تلافی کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احسان سے بھی آگے بڑھو اور ترقی کر کے ایسی نیکی کرو کہ وہ ایتاء ذی القربیٰ کے رنگ میں رنگین ہو یعنی جس طرح سے ایک ماں اپنے بچے سے نیکی کرتی ہے۔ ماں کی اپنے بچے سے محبت ایک طبعی اور فطری تقاضا پر مبنی ہے نہ کہ کسی پر طمع پر۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 663)

گذشتہ سال پر غور کر کے نئے سال میں زندگی کو کارآمد بناؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں کام کرنے والی ہر ایک قوم آئندہ کے لئے اپنا پروگرام بناتی اور اس کے ماتحت کام کرتی ہے۔ جب سال گزرتا ہے تو وہ دیکھتی ہے کہ اس سال کے لئے اس نے جو پروگرام بنایا تھا اس پر کہاں تک اس نے عمل کیا۔ اگر عمل کرنے میں کوتاہیاں ہوئی ہیں تو کیوں ہوئی ہیں۔ آیا اپنے قصوروں سے یا اتفاقی حادثات سے اور اگر اپنے قصوروں سے تو ان کا (-) نتیجہ کیا نکلا ہے اور قدرتی کیا۔ پھر جو غلطیاں معلوم ہوں ان کا تدارک کرتی ہے۔ یہی طریق ہر سال برابر چلتا جاتا ہے۔ ہمارا ابھی پچھلا سال گزر گیا ہے جو بڑی عمر والے تھے ان کا بھی گزر گیا ہے اور جو چھوٹی عمر والے تھے ان کا بھی۔ عورتوں کا بھی وہ سال گزر گیا ہے اور بچوں کا بھی۔ سب کا کسی نہ کسی رنگ میں گزر گیا ہے۔ تمہارا وہ سال جس طرح گزرا اس پر غور کر کے دیکھ لو کہ جس طرح گزرا ہے اگر اس طرح نہ گزرتا بلکہ اس طرح گزرتا تو بھی گزر ہی جاتا۔ لیکن جب تک نفسانی خواہشیں، امنگیں اور امیدیں سامنے تھیں اس وقت صرف وہی تمہیں اپنی زندگی کا مقصد نظر آتی تھیں۔ لیکن جب وہ گزر گئیں تو معمولی ہو گئیں۔ تم سوچو اگر اس گزرے ہوئے سال میں اس طرح نہ ہوتا جس طرح تم چاہتے تھے بلکہ اس طرح ہوتا جس طرح (دین حق) چاہتا تھا۔ جس طرح بنی نوع انسان کے فوائد چاہتے تھے۔ جس طرح سلسلہ اور جماعت کے اغراض و مقاصد چاہتے تھے۔ جس طرح اعلیٰ اخلاق چاہتے تھے۔ جس طرح عزیزوں اور رشتہ داروں کے تعلقات چاہتے تھے۔ تو کیا تمہاری زندگی میں کوئی فرق آ جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اب جبکہ وہ وقت گزر گیا جس میں تم ذاتی اور نفسانی فوائد اور اغراض کو اپنی زندگی کا اہم مقصد سمجھتے تھے اور جن کی نسبت خیال رکھتے تھے کہ ان کے بغیر زندگی تلخ ہو جائے گی۔ وہ تم کو معمولی معلوم ہوں گے۔

اگر اس طرح تم اپنے گزشتہ سال پر غور کرو گے اور سوچو گے تو آئندہ کے لئے تمہیں بہت مدد

باقی صفحہ 7 پر

چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع اٹک ابن مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مورخہ 10- جنوری 1997ء بروز جمعہ لندن میں بعمر 86 سال وفات پا گئے۔ آپ نے اپنی زندگی کا ابتدائی حصہ قادیان میں احباب جماعت کی بطور ڈاکٹر خدمت کرتے ہوئے گذارا۔ آپ مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔

موصوف کی بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرم فریحہ دردانہ صاحبہ بنت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم ظفر اسلام خان صاحب ولد عبدالسلام ناصر صاحب روڈ گاؤ جرمنی بعوض ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے 21- دسمبر 96ء کو بعد عصر بیت المبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم مقبول احمد صاحب ولد میاں رشید احمد صاحب بالٹی مور واشنگٹن امریکہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نادیہ ملک صاحبہ بنت ملک محمد اشرف صاحب لالہ رخ واہ کینٹ 21- دسمبر 1996ء کو مربی صاحب واہ کینٹ نے پڑھا۔

عزیزہ نادیہ ملک مکرم ملک برکت علی صاحب کی پوتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ حافظ آباد میں بطور امیر جماعت خدمت کا موقع عطا فرمایا۔ اور عزیزہ نادیہ ملک مکرم میجر محمد احمد صاحب لنڈن کی بھتیجی ہے۔ مکرم مقبول احمد صاحب مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

یہ دنیا چند روزہ ہے کسی کو بقا نہیں اور یہ دنیا اور اس کا جاہ و جلال ہمیشہ نہیں رہنے والا۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

13- صلح 1376 ھش   13 - جنوری 1997ء

بابرکت ایام

سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہو جاتا ہے۔ اور اس درمیانی عرصے کو یعنی طلوع ہونے سے لے کر غروب ہونے تک کو دن کہتے ہیں اور سورج کا طلوع ہونا اور اس کا غروب ہو جانا نہ اس عرصہ پر اچھے اثرات ڈالتا ہے نہ برے اور اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ بذات خود نہ کوئی دن برا ہے نہ کوئی اچھا۔ یہ انسانی زندگی کے واقعات ہیں جو کسی دن کو اچھا بناتے ہیں یا اسے برا بناتے ہیں انسانی جذبات اور احساسات بھی کار فرما ہوتے ہوئے دنوں کو اچھا یا برا کہنے کا باعث بنتے ہیں۔ کہیں لوگ ہنسی خوشی میں دن گزار رہے ہیں کہیں رو پیٹ کر۔ کسی کے لئے دن اچھا ہے اور کسی کے لئے وہی دن برا ہے۔ غرضیکہ اپنی ذات میں تو نہ کوئی دن اچھا ہوتا ہے نہ برا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض دنوں کو ہم اچھا کہتے ہیں اور بعض کو برا۔

اسی طرح خدا تعالیٰ بھی بعض دنوں کو اچھا کہتا ہے اور ہم پر چھوڑ دیتا ہے کہ ہم ان دنوں کو کتنا اچھا بناتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے کہنے سے دنوں میں فرق نہیں پڑتا لیکن خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق انسان کے کام کرنے سے دنوں میں ضرور فرق پڑتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ اگر خدا تعالیٰ بعض دنوں کو اچھا قرار دے تو وہ دن معمول کی طرح نہیں بلکہ کسی اور طرح طلوع ہو اور کسی اور طرح غروب ہو۔ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ دن ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے اسی طرح طلوع ہوتا ہے اسی طرح غروب ہوتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ دن اچھے ہیں تو ضروری نہیں کہ سب لوگوں کے لئے وہ دن اچھے ثابت ہو سکیں۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ وہ ان دنوں کو خدا تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق اچھا بنانے کی کوشش کرے۔ البتہ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ جن دنوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اچھے دن ہیں ان میں اگر انسان چاہے تو اسے اچھے کام کرنے کی بہت زیادہ توفیق مل سکتی ہے۔ اور نہ صرف توفیق مل سکتی ہے بلکہ اچھے کام کرنے کی جزا بھی عام حالات سے زیادہ ملتی ہے اور وہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ دن اچھے ہیں۔ اور ہم نے اس کی ہدایات کے مطابق انہیں اچھی طرح گزارا۔ تو ہمیں ایک تو اچھائی کی جزا ملے گی ایک اس کی ہدایت کے مطابق اچھائی کرنے کی جزا ملے گی۔ گویا کہ ہمارے لئے وہ دن حقیقی طور پر اچھے ہو جائیں گے۔

آج کل بھی ہم ایسے دنوں میں سے گزر رہے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے نہایت اچھا قرار دیا ہے بابرکت قرار دیا ہے۔ زندگیوں کو سنوارنے والے دن قرار دیا ہے۔ لیکن کیا ان ایام میں ساری دنیا کی زندگیاں سنور جاتی ہیں۔ کیا یہ دن ساری دنیا کے لئے اچھے قرار دئے جا سکتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان معاملات میں با اختیار بنایا ہے کہ وہ چاہے تو جن دنوں کو اللہ تعالیٰ نے اچھا کہا ہے اچھی طرح گزارے اور جزا حاصل کرے اور چاہے تو ان کی اچھائی کی طرف توجہ ہی نہ دے۔ نیکیوں سے محروم رہے اپنی زندگی کو بہتر نہ بنا سکے اور اس طرح جزا سے بھی محروم رہے۔

پس جن دنوں میں سے ہم گزر رہے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے انہیں اچھے دن قرار دیا ہے ہمیں چاہئے کہ ہم ہر ممکن طریق پر ان کی اچھائی سے حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے یہ دن گزاریں اور یہ سوچتے ہوئے گزاریں کہ ہماری زندگی کس کس طرح اچھی بن سکتی ہے۔ ہم کیا کچھ کریں جس سے ہم اور ہمارے ماحول میں مثبت تبدیلی پیدا ہو۔ ہماری اپنی زندگی بھی سنورے اور ہمارے ماحول میں رہنے والوں کی زندگی بھی سنورے۔ ایسا کرنے کے لئے سب سے پہلے تو ان ہدایات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے جنہیں ان ایام کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں۔ ان ہدایات پر پوری طرح عمل کیا جائے تو ان سے زائد کسی بات پر سوچنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آسکتی۔ یہ ہدایات اتنی مکمل ہیں اور اتنی واضح ہیں کہ ان کی موجودگی میں کچھ اور سوچنے کی ضرورت نہیں۔ ان پر عمل کیا جائے اور ان پر عمل کرتے ہوئے ہر لحہ یہ محسوس کیا جائے کہ ہم پہلے سے بہتر ہو رہے ہیں اور پہلے سے بہتر ہونے کا عمل جاری ہے۔ اگر یہ عمل جاری رہے تو خدا کے فضل سے ان ایام کے گزر جانے کے بعد بھی اس عمل میں تعطل پیدا نہیں ہوتا۔

ہم سب جانتے ہیں کہ جھگڑا دو طرفہ ہوتا ہے اگر ایک طرف جھگڑا کرے اور دوسرا اس کا جواب نہ دے تو جھگڑا آگے نہیں چل سکتا وہیں ختم ہو جاتا ہے بلکہ جھگڑے کی فضاء کو بدل کر بہتر فضا پیدا کر دیتا ہے۔ اور جس نے جھگڑا شروع کیا ہوا سے ندامت ہونے لگتی ہے اور وہ یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس نے اچھا نہیں کیا۔ جن ایام میں سے ہم گزر رہے ہیں ان کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی جھگڑا کرے تو اس سے صاف طور پر کہہ دیا جائے کہ ان ایام کی وجہ سے میں آپ سے جھگڑنا نہیں چاہتا۔ گویا کہ جھگڑا اٹھتے ہی اس کا سر دبا دیا گیا۔ اور جھگڑا آگے نہیں بڑھا۔ نہ صرف آگے نہیں بڑھا بلکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے جھگڑا کرنے والے کے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور وہ جھگڑے سے باز آگیا۔ کتنی اچھی بات ہے یہ بات اگر ہم اسی ایک بات پر عمل پیرا ہو جائیں تو یقیناً دنیا میں کوئی جھگڑے کی بات سر نہیں اٹھائے گی۔

اسی طرح ایک اور بات کو لیجئے کون نہیں جانتا کہ جھوٹ سے بڑے بڑے فساد پیدا ہوتے ہیں بعض اوقات ایسے فساد پیدا ہو جاتے ہیں کہ ان کا حل نظر ہی نہیں آتا۔ ایک طرف جھوٹ بولنے والا شخص ہوتا ہے اور وہ جھوٹ بولتا ہی چلا جاتا ہے دوسری طرف اس جھوٹ کا جواب سوائے انکار کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اور جیسا کہ کہتے ہیں کہ جھوٹ بولو تو اتنا بولو کہ دوسرے پر چپک کر رہ جائے۔ یعنی لوگوں کو یہ جھوٹ واقعی سچ نظر آنے لگے۔ کتنی بری ہے یہ بات۔ جھوٹ کے متعلق بھی ہم سے کہا گیا ہے کہ ان ایام میں خاص طور پر اس سے گریز کیا جائے۔ اگر ہم اس پر عمل پیرا ہو جائیں اور سب کے سب تہیہ کر لیں کہ ہم نے کسی طرح بھی جھوٹ نہیں بولنا تو بہت سے فسادات سر ہی نہیں اٹھائیں گے۔ اور جو فساد سر اٹھائے گا اس کا جلد ہی قلع قمع ہو جائے گا۔ ہے نا یہ بات بھی ایسی جو ان دنوں کو جن میں سے ہم گزر رہے ہیں اچھا بنانے میں ہماری مدد کرتی ہے۔

ان ایام کے متعلق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک دوسرے سے ہمدردی پیدا ہونی چاہئے اگر ہم فی الواقع ایک دوسرے سے ہمدردی کریں تو ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن جائے گا اور یہ ہمدردی ایک دوسرے سے محبت کا نتیجہ پیدا کرے گی۔

یہ دو تین باتیں جو ہم نے بیان کی ہیں ان کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہیں جو ان ایام کو ہمارے لئے اچھا ثابت کرنے میں ممد ہوتی ہیں چلئے ان باتوں کو ہی لے لیجئے اور ان ایام کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اچھے ایام ثابت کیجئے۔ آیئے ہم یہ سعادت حاصل کریں کہ ان ایام میں خدا تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے انہیں اچھا ثابت کر دیں۔ اور ہمارے حق میں یہ بات خدا تعالیٰ کی طرف سے جزا کے حصول کا باعث بن جائے۔

جیسا کہ ہم نے آغاز میں کہا ہے دن اپنی ذات میں اچھے یا برے نہیں ہوتے جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں دن اچھے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمیں اچھائی کی طرف راغب کیا جا رہا ہے ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ ہمیں ان دنوں میں خاص طور پر کیا کچھ کرنا چاہئے اور وہ دن صرف ان لوگوں کے لئے اچھے ہوتے ہیں جو دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ پس جن ایام میں سے ہم گزر رہے ہیں وہ صرف ایسے لوگوں کے لئے اچھے ثابت ہو سکتے ہیں جو ان دنوں کے متعلق دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہیں خدا کرے کہ ہم ان تمام ہدایات پر عمل کرنے والے ہوں جو ان ایام کے ساتھ وابستہ ہیں اور ایسا کرنے کے لئے ہمیں ہمہ وقت دعا میں مصروف رہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اے خدا تو ہماری مدد فرما۔

میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

(-) (کلام الٰہی) نے عجیب مثال دی ہے فرمایا کہ کیا تم اپنے لئے یہ بات پسند کرو گے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو۔ چونکہ اس مضمون کا عنوان یہ باندھا گیا تھا کہ (-) (اہل ایمان) بھائی بھائی ہیں اس لئے بھائیوں کے درمیان اصلاح کی کارروائی کرو' ایسی بات کرو جس سے ایک بھائی دوسرے پر راضی رہے۔ اس لئے یہاں بھائی سے مراد سگا بھائی نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ایک (ایمان والا) دوسرے (ایمان والے) کا بھائی ہے۔ بھائی کہہ کر اس کے گوشت کی طرف توجہ دلانے کا مطلب یہ ہے کہ بھائی کا گوشت کھانا ویسے ہی مکروہ چیز ہے۔ مردہ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا جو چاہو اس سے کرو اس کو کچھ پتہ نہیں۔ چنانچہ اس کی کراہت کو نمایاں کر کے دکھا دیا ورنہ خالی یہ کہہ دیا جاتا کہ تم اپنے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتے ہو؟ مردہ بھائی کا گوشت کہہ کر اس (صاحب ایمان) کی بیچارگی کو بھی ظاہر کر دیا جس کے خلاف باتیں کی جارہی ہیں اور غیبت کی اس لذت کی حقیقت کو بھی ظاہر کر دیا کہ جسے یہ اپنے لئے طیب غذا سمجھ رہا ہے۔ اس طرح بتا دیا کہ کسی کے خلاف غیب میں باتیں کر کے اور اس کی برائیاں بیان کر کے مزہ اٹھانا بہت ہی مکروہ ہے۔ اس درجہ مکروہ کہ یہ تو مردہ کا گوشت کھانے والی بات ہے۔ یہ کلام ایسی فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے کہ بات کو انتہاء تک پہنچا دیتا ہے۔ کتنے چھوٹے سے جملے میں اس برائی کی کتنی تفصیل کے ساتھ مذمت فرمادی گئی ہے۔

(-) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو وہ بہت اور بار بار توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے (-) اے انسانو! ہم نے تو تمہیں اس لئے مرد اور عورت میں سے پیدا کیا تھا اور تمہیں قبائل میں اور قوموں میں اس لئے تفریق کیا تھا (-) تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو (-) تم میں سے سب سے معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے (-) اللہ بہت جاننے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔ اس آیت میں عموماً مختلف علماء شعوباً و قبائل کو اپنے خطابات کے لئے نمایاں حیثیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہیں جو قوموں میں تفریق کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ تم میں سے ایک دوسرے پر عزت پائے بلکہ اس کی وجہ اور ہے وہ پہلے حصہ کو نظرانداز کر دیتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) ہم نے تمہیں مرد اور عورت پیدا کیا۔ ترجمہ کرنے والا اور تقریر کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا تعارفوا سے کوئی تعلق نہیں' گویا یونہی ضمناً ذکر چل پڑا ہے اس کا اس مضمون سے کوئی تعلق نہیں' مرد اور عورت کو اس لئے تو نہیں پیدا کیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو ہاں (-) اور قبائل کو اس لئے پیدا کیا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ (کلام الٰہی) کا یہ انداز ہے کہ بعض مضامین جو واضح ہوتے ہیں ان کا ذکر چھوڑ دیتا ہے اور ایک مضمون کے تسلسل میں ایک بات نتیجہ نکالے بغیر بیان فرما دیتا ہے۔ چونکہ مضمون یہ چل رہا ہے کہ ایک دوسرے پر بڑائی نہ کرو ایک دوسرے کے اوپر اپنی فضیلت نہ جتاؤ' ایک دوسرے کو حقیر نہ جانو اس لئے اس جملے کا پہلا حصہ (-) یہ معنی رکھتا ہے کہ جس طرح قوموں میں کوئی فخر نہیں ہے اس طرح مرد اور عورت ہونے میں بھی کوئی فخر نہیں ہے محض اس بناء پر کہ کوئی مرد ہے اس سے کوئی فضیلت نہیں ہے کسی دوسرے انسان پر یا محض اس بناء پر کوئی عورت ہے اسے کسی دوسرے انسان پر کوئی فضیلت نہیں۔ یہ جو آجکل مغربی دنیا میں یہ بحث چل رہی ہے کہ عورت بہتر ہے یا مرد بہتر ہے یا دونوں میں برابری ہے۔ (کلام الٰہی) اس مضمون کو اس رنگ میں پیش نہیں فرماتا جس رنگ میں اور سمت میں مغربیت کا رخ جارہا ہے لیکن وہ بنیادی طور پر عورت اور مرد کے برابر حقوق کو تسلیم ضرور کرتا ہے۔ یہاں یہ ذکر اس لئے فرمایا گیا ہے کہ مرد کو عورت پر بھی کوئی فضیلت نہیں ہے' یہ نہ سمجھنا کہ چونکہ تم مرد ہو اس لئے تمہیں حق ہے کہ کسی عورت کی تحقیر کرو اور اس کی تذلیل کرو۔ جس طرح بعض قوموں میں بعض محاورے پائے جاتے ہیں جو عورت کی برائیوں کے اظہار کے لئے وقف ہوتے ہیں یعنی یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت ذات ہے تو اس میں یہ بات ضرور پائی جاتی ہے مقابل پر عورتوں نے بھی شاید مردوں کے لئے کچھ محاورے یا فقرے ایجاد کئے ہوں۔ مگر (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ اس حیثیت سے ہرگز کوئی تفریق نہیں ہو سکتی۔ عزت کے لحاظ سے بلند مرتبے کے لحاظ سے صرف اور صرف ایک معیار ہے (-) وہی تم میں سے سب سے معزز ہے جو سب سے زیادہ خدا کا خوف رکھنے والا ہے۔ (-) اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور خوب خبر رکھتا ہے اس بات کی کہ تم لوگ کیا کرتے ہو' کیوں کرتے ہو' تمہارے اعمال کی کنہ کیا ہے' تمہاری باتوں اور تمہارے افعال کا مقصد کیا ہے۔ وہ ہر بات سے اول سے آخر تک خوب باخبر ہے اور ان کے پیدا ہونے والے نتائج سے بھی باخبر ہے' دور دراز اثرات جو ان کے مرتب ہوں گے ان پر بھی نگاہ رکھتا ہے۔

آنحضرت ﷺ چونکہ صفات باری کے مظہر اتم تھے ان معنوں میں کہ انسان کو جتنی بھی استطاعت ہے خدا کی صفات میں رنگین ہونے کی اس کو آنحضرت ﷺ نے درجہ کمال تک پہنچا دیا۔ اور درجہ کمال تک پہنچانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ صفات حسنہ میں سب سے آگے بڑھ گئے اور (کلام الٰہی) نے بھی اسی مضمون کو آنحضرت ﷺ کے حق میں باندھا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس مضمون کو اپنے الفاظ میں بیان فرمایا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ حضرت امام مالک" موطا میں یہی روایت درج فرماتے ہیں مگر ایک لفظی فرق کے ساتھ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں تو یہ بات پہنچی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا (-) کہ میں اس لئے مبعوث فرمایا گیا ہوں کہ میں اخلاق کے حسن کو اس کے درجہ کمال تک پہنچادوں۔ بنیادی طور پر مضمون ایک ہی ہے۔ پس صفات باری تعالیٰ میں رنگین ہونے کا مطلب جہاں ایک طرف الوہیت سے تعلق قائم کرنا ہے وہاں دوسری طرف عبدیت سے تعلق قائم کرنا بھی ہے۔ اور اخلاق کا بہترین ہونا اس کا ایک طبعی اور لازمی نتیجہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی انسان باخدا تو بن رہا ہو خدا کی صفات میں تو رنگین ہو رہا ہو لیکن دنیا کے لحاظ سے نہایت بدخو ہو اور انسانوں کے لئے اس کا گوشہ نرم نہ ہو۔ اس لئے صفات باری تعالیٰ کا جو مضمون میں بیان کر رہا ہوں اس کا یہ مقصد ہے کہ جماعت احمدیہ ان صفات میں اس طرح رنگین ہو کہ اس کا ایک رنگ ساتھ ساتھ بنی نوع انسان پر بھی ظاہر ہو رہا ہو۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اندرونی طور پر انسان میں کوئی پاک تبدیلی ایسی پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق بڑھ رہا ہو اور اس کے باوجود بنی نوع انسان سے اس کا تعلق کم ہو رہا ہو' خدا تعالیٰ کے لئے اس کا دل نرم ہو رہا ہو اور بنی نوع انسان کے لئے اس کا دل سخت ہو رہا ہو۔ یہ متضاد باتیں ہیں یہ ایک وقت میں ممکن ہی نہیں۔ اس لئے صفات باری تعالیٰ کے سب سے کامل سب سے حسین مظہر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیکھیں تو یہ عقدہ حل ہو جائے گا۔ جتنا زیادہ آپؐ خدا کی صفات میں رنگین ہوئے اتنا ہی زیادہ حسن اخلاق کی دولت آپؐ کو عطا فرمائی گئی بلکہ یہاں تک آپؐ کو عظمت عطا کی گئی کہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا کہ تجھے ہم نے عظیم اخلاق پر قائم فرمایا ہے۔ عظیم سے بڑھ کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق کے لئے کوئی اور لفظ استعمال نہیں ہو سکتا۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اللہ جلّ شانہ (-) نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے (-) یعنی تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے سو اسی تشریح کے مطابق اس کے معنی ہیں یعنی یہ کہ تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت' شجاعت' عدل' رحم' احسان' صدق' حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔ غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب' حیا' دیانت' مروت' غیرت' استقامت' عفت زہادت' اعتدال' مواسات یعنی ہمدردی' ایسا ہی شجاعت' سخاوت' عفو' صبر' احسان صدق وفا وغیرہ' جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقع پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہو گا۔ اور یہ تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقع کے لحاظ سے بالا ارادہ ان کو استعمال کیا جائے"

(از خطبہ فرمودہ 19 ستمبر 1986ء)

15۔ جنوری 1993ء کو خطبہ میں مزید باتوں کے علاوہ حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے خطبات کو سننے کے سلسلے میں فرمایا:۔

" اس ضمن میں میں خصوصیت سے اہل ربوہ اور پاکستان کے ان دیہات کو جن کے متعلق رپورٹیں مل رہی ہیں کہ دن بدن شوق بڑھ رہے ہیں اور ذاتی انٹینا ز بھی لگ رہے ہیں اور جماعتی بھی لگ رہے ہیں۔ ایسے لوگ جنہوں نے مقامی خطبہ بھی چھوڑ دیئے تھے وہ دوڑ دوڑ کر آتے ہیں اور وہ جو احمدیت کے کنارے تک پہنچ گئے تھے وہ تیزی سے مرکز کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جب یہ رپورٹیں ملتی ہیں تو میرا دل چاہتا ہے کہ یہ تعلق اور بھی بڑھے اس لئے میں جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ کثرت سے کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ احمدی خواہ عجوبہ کی خاطر ہی آجائیں ایک دو دفعہ آجائیں تو پھر اللہ نے چاہا تو وہ یہیں کے ہو رہیں گے۔ پھر واپس نہیں جائیں گے۔ اب بھی ربوہ سے جو رپورٹ مل رہی ہے اس کے مطابق جتنی تعداد میں خطبے پر پہنچا کرتے تھے اس سے زیادہ تعداد میں اب یہاں آنے لگے ہیں لیکن للٰہی محبت کی خاطر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ لوگ (خطبہ) پر نہ جانا شروع کریں تو میرا دل خوش نہیں ہو گا۔ یہ بھی خطبہ ہے۔ یہ بھی دین کا کام ہے۔ دین سے محبت کی خاطر اگر آئیں اور دین کے فرض سے غافل ہو جائیں تو یہ میرے لئے خوشی کی نہیں بلکہ سخت فکر کی بات ہو گی اور اس میں مخفی شرک کا ایک پہلو مجھے دکھائی دے گا۔ اور واقعتہً اگر ہم اپنے نفوس کا تجربہ کریں تو اس طرح ہم اپنی نیتوں کو پہچان سکتے ہیں۔ پاک نام پر نیتیں چلتی ہیں۔ لیکن بعض دفعہ بدیاں ساتھ لئے ہوئے ہوتی ہیں۔

پس دنیا میں جہاں بھی کوئی احمدی میری محبت کی خاطر جو آغاز ہے' انجام نہیں' خدا کی طرف حرکت کی ایک منزل ہے آخری منزل نہیں۔ اس وجہ سے خطبوں پر آنے شروع ہوئے ہیں اب ان کو اپنی للٰہی محبت ثابت کرنے کی خاطر ہر نیکی کے کام پر لازماً پہنچنا ہے۔ (خطبہ) سے شروع کریں اور پھر (عبادت) پر بیوت الذکر میں حاضری دیں۔ تب میرا سینہ ٹھنڈا ہو گا۔ تب یہ ساری عالمگیر جماعت للٰہی محبت کرنے والی جماعت شمار ہو گی۔ یعنی خدا کے حضور ایک للٰہی محبت کرنے والی جماعت لکھی جائے گی۔ میں جانتا ہوں انسانوں میں کمزوریاں ہیں مختلف قسم کے درجے ہیں اور نیکی ایک دم دل میں جڑ نہیں پکڑ جایا کرتی۔ بیج اگر اخلاص کے ساتھ بویا جائے اور اس کی آبیاری کی جائے اور نیکی کے بیج کی آبیاری آہوں اور آنسوؤں کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ تو پھر نیکی بڑھتی ہے۔ پھلتی ہے۔ پھولتی ہے اور درخت بنتی ہے جس کی شاخیں بعض دفعہ ایک درخت کی شاخیں عالمگیر ہو جاتی ہیں۔ تو یہ وہ بیج ہیں جو اب دلوں میں بوئے جا رہے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ نے چاہا تو جماعت ان کی آبیاری اپنی دعاؤں سے اور آنسوؤں بھری دعاؤں سے کرے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد ابراہیم قادیانی- قادیان

اللہ تعالیٰ کے قُرب و وصال کا آئینہ

(1) ہم اپنے واحد' کامل' حقیقی' بے مثل' یکتا و یگانہ لاشریک' قیاس و گمان سے بالا شہنشاہ و لاثانی معبود اللہ (تمام فضلوں' خوبیوں کے جامع' تمام فیوض و برکات' عنایات و انعامات کے مبدء و مصدر اور تمام عیوب و نقائص و کمزوریوں سے پاک و مقدس جاودانی وجود) کا نام لے کر اسی سے اپنی زندگی کے جملہ مقاصد میں مدد مانگتے ہیں جو رحمٰن و رحیم ہونے کی وجہ سے ارحم الرحمٰن اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جس کی رحمت سب پر حاوی و غالب اور کرم سب پر وسیع و محیط ہے۔

(2) ہم بطور شکر نعمت خود اسی کے بیان کے مطابق سچے دل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہر قسم کی بے نظیر ظاہری' باطنی' سچی کامل دائمی و مستقل ذاتی خوبیاں و مناقب و فضائل و لیاقتیں و قابلیتیں و ستائشیں و اعلیٰ اخلاق و عادات اول و آخر ہر حال میں کلی طور پر صرف اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں جو کن کہہ کر محض عدم سے ہمیں اور دیگر کل مخلوقات و موجودات' جہانوں اور کائنات کا واحد حقیقی پیدا کرنے والا' سب کو قائم رکھنے والا' ان کی پوری غور و پرداخت و حفاظت و نگرانی کرنے والا اور اپنی مرضی سے ان کے موافق و مخالف ہر قسم کے حالات میں ان کے دائرہ استعداد کے اندر حسب حالات آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ مسلسل پرورش و نشوونما دے کر اعلیٰ کمال تک پہنچانے والا اور لامتناہی ترقیات دینے والا ہے۔

(3) جو ہر جاندار کے لئے ہر قسم کے سامان و اسباب زندگی و قوامی جو اس کی جسمانی یا روحانی پرورش و تربیت کے لئے ضروری ہیں بلامعاوضہ' بغیر اس کے کہ کسی کا کوئی حق یا عمل ہو بن مانگے حسب ضرورت محض اپنے فضل و لطف و احسان سے مہیا و میسر کر دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا اور تمام طاقتوں کو پورے طور پر کام میں لانے والا بندوں کی سچی کوششوں' عملوں و محنتوں کو جو اس کے ارادہ و احکام کے تحت ہوں جن میں اس کے سامانوں سے صحیح طور پر کام لیا گیا ہو ضائع ہونے سے بچا کر ان کے اعلیٰ نتائج و نیک ثمرات و اثرات مترتب کرنے والا ہے۔

(4) جو کامل مظہر بنانے والی اس تعلیم و دین' اس کی ترقی و کامل غلبہ کا اور علاوہ دنیوی جزاء و سزا کے ہر ایک اخروی انتہائی روحانی و جسمانی غیر مادی لطیف' مجموعی نعماو رضاء۔ لذت و سرور' راحت و آرام' امن و امان اطمینان و سکون۔ سکھ چین۔ خرمی و شادمانی۔ رحمت و رؤیت۔ قرب و وصال۔ لقاء و اتصال۔ امن و امان و اطمینان۔ عذاب و عقاب' غضب و عتاب رنج و غم یاس والم دکھ درد حسرت و شقاوت بازپرس و سرزنش اور درگزر و عفو کے وقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کرنے کا حقیقی مالک۔ اس پر قطعی و کلی طور پر قادر اور ہر طرح کا پورا مستقل و محکم اختیار و قبضہ رکھنے والا اور احکم الحاکمین ہے۔

(5) پس اے رحیم و کریم قادر مطلق ازلی و ابدی خالق و مربی اور بے حد عزتوں عظمتوں' قدرتوں' استعدادوں' حکمتوں علموں اور عجیب و غریب کاریگریوں اور صنعتوں و لازوال کارخانوں و سلطنتوں و جلال کے مالک اور عظیم الشان غیر محدود' لامتناہی صفات حسنہ و اخلاق کاملہ اور اوصاف حمیدہ کے جامع' تمام خیر و برکات و احسانات و فیوض کے منبع و سرچشمہ اور ہر قسم کے فضلوں و نعمتوں کے وارث اور اے ارحم الراحمین اور محسن اعظم اور ہمارے سب سے پیارے حقیقی قبلہ و کعبہ و مسجود و مطلوب اور ہماری امیدوں' آرزوؤں و تمناؤں کے مرجع و ماوئی اور ہمارے معبود یزدانی و مقصود جاودانی و پیارے یار جانی و محبوب لامکانی و دلبر نہانی۔ ہم تیرے لاشئی محض' ناکارہ' ضعیف البنیان بندے اور عاجز و کمزور و ناچیز قابل نفرت کرم خاکی اپنے تمام جوارح و قوئی و اعضاء کے ساتھ جہاں تک ہمارے لئے ممکن ہے صرف تیرے ہی آگے دست بستہ کامل انکسار و کامل تذلل و فروتنی اختیار کرتے اور ذکر و حمد و ثنا کرتے ہوئے تیرے آگے سر تسلیم خم کرتے اور حتی الامکان اپنے قوائے عقلیہ و جسمانیہ کو تیری ہی خالص غلامی میں لگا کر تیری ہی پیروی و اطاعت کا دم بھرتے ہیں اور حتی الوسع تیری تعظیم و تکریم و آداب بجا لاتے ہیں اور جہاں تک ہمارا بس چلتا ہے صرف تجھی سے خوف کھاتے اور خداترسی کو کام میں لاتے اور تجھی سے کامل امید و اخلاص و محبت و الفت و تعلق رکھتے ہیں اور صرف تجھی پر کامل توکل کرتے اور صرف تیری کامل معرفت و محبت و قرب و رحمت و رضا کے طالب و جویاں ہیں۔ اور نفسانیات کو ترک کر کے صرف تیری ہی جستجو میں مستقل طور پر لگے ہوئے ہیں اور تیرے ملنے کے لئے اشتیاق و تڑپ رکھتے ہیں اور صرف تیری ہی صفات حسنہ کا کامل مظہر بننے' ان کو اپنے اندر پیدا کرنے اور اپنے آپ کو تیرے رنگ میں رنگین کرنے اور تجھ میں فنا ہونے کے لئے مقدور بھر سعی کرتے ہیں۔ اور تجھ پر سب کچھ قربان و نثار کرنے کے لئے مشغول و مصروف ہیں اور ہمارے جسم و جان' دل و روح میں ہر قسم کے خیالات و جذبات و عزائم صرف تیرے ہی لئے موجزن ہیں۔ ایسا ہی ہم اپنی اصلاح و مخلصی و ابدی نجات اور روحانی ترقیات و مقاصد و فلاح و رضوان اکبر کے حصول کے لئے تائید و نصرت و مدد و توفیق و طاقت و ہمت و حمایت بھی صرف تجھی سے چاہتے ہیں۔

(6) اے ہماری زندگی کے سالار کارواں و ناتواں جان کے روح رواں اور ہمارے درد دل کے رازداں اور ہر وقت کے راحت رساں اور ہر آن و زمان نگہباں اور اے ہمارے مبدء الانوار و آئینہ ابصار اور حاضر و ناظر اور ظاہر و باطن کے جاننے والے علیم و خبیر' ہادی و کامل ہمدرد راہنما اور عالم الغیب رہبر اور تمام کامرانیوں و کامیابیوں کے مشعل راہ تو نے کبھی بھی اپنے احسان میں کسی سے بخل نہیں کیا بلکہ اپنی رحمت میں سب کو یکساں شریک کیا ہے۔ تو ہمارے عجز و نیاز و انکسار و کمزوری و لاعلمی و احتیاج پر رحم کر کے دنیوی مقاصد میں کامیابی کے علاوہ اپنی کامل شناخت و خالص محبت و خوشنودی و رضامندی و قرب پانے و وصال و لقاء حاصل کرنے اور اپنے تک پہنچنے و ملنے کے لئے ہمیں وہ کامل یقینی راہ حق و صواب ہر مرحلہ پر واضح طور پر مع تفصیل بتا اور اسے پورے طور پر روشن کر کے دکھا اور ہماری آپ دستگیری فرما کر اس پر مضبوطی سے قائم رکھ اور ہمیشہ کے لئے اس پر ہمیں چلاتا چلا جا جو صلاحیت و دینداری و کامیابی و سعادت و سلامتی والی' ہموار' میانہ اور ہر طرح کے افراط و تفریط اور ہر قسم کی کجی اور بے اعتدالی سے پاک اور جلد کامیابی تک پہنچانے والی سیدھی' قریب ترین اور چھوٹی سے چھوٹی ہے۔

(7) جو تیری ہی بتائی ہوئی ان تمام اعلیٰ و ترقی یافتہ سابقہ و موجودہ راستبازوں' صادقوں' سالکوں و عارفوں و پاک برگزیدہ نبیوں' صدیقوں' شہیدوں و صالحین کی غیر معمولی مجرب و آزمودہ و کامیاب راہ ہے۔ جنہوں نے ہزاروں بلاؤں میں کود کر اور اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اپنی زندگی تیرے لئے وقف کر دی اور دین کو دنیا پر مقدم کر کے اپنا سارا تن من دھن تجھ پر نثار کر دیا اور اغیار کی محبت سے اپنے آپ کو بکلی پاک و الگ رکھ کر تیری لقاء و رضاء کو اپنی رضاء و بقاء پر ترجیح دی اور تیری ذات کے طالب بن کر ہر حال و قال میں اپنے اعلیٰ درجہ کے اخلاص و صفا' صدق و وفا' عالی ہمت' بے نظیر استقلال و صبر اور انتہائی جانفشانی سے اپنی نفسانی زندگیوں پر موت وارد کر کے تیری طرف تیزی سے قدم بڑھایا اور جنہوں نے تجھے اپنا مقصود حقیقی قرار دے کر تجھے ایسا کلی طور پر اختیار کر لیا اور تیری صفات کاملہ و اخلاق فاضلہ سے ایسا تعلق پیدا کر لیا۔ اور عملی طور پر ان سے ایسے رنگین ہو گئے اور ظاہر و باطن میں ان سے ایسا وافر حصہ پا لیا۔ اور ایسے رتبہ و مقام پر پہنچ گئے کہ تمام ظنون و قیاسات کی حدود سے آگے نکل گئے اور علم الیقین و عین الیقین کے ناقص مرتبہ اور نرے شنید و دید کے ادنیٰ مقام سے بالا ہو گئے اور تجھ میں کامل طور پر محو فنا ہو کر سچ مچ تجھے اسی دنیا میں پا لیا اور کامل عرفان و حق الیقین کے بلند و بالا منار و معراج پر نہ صرف خود جا پہنچے بلکہ اپنے مشاہدات و تجربات کی بناء پر اعلیٰ و اکمل نمونہ دکھا کر دوسروں پر تیری صفات کے عملی اثرات اور اپنی قوت قدسیہ کی تاثیرات کا قطعی و یقینی پرتو ڈال کر ان کو تیری طرف کھینچا اور انہیں بھی تیری ہستی کا پورا پتہ و نشان و کامل علم و عرفان عطاء کر کے تجھ سے ملا دیا۔ اور جن پر تو نے ہمیشہ کے لئے اپنے انعام و اکرام و افضال کی مسلسل و متواتر بارشیں نازل کیں اور کرتا چلا جا رہا ہے۔

تو ہمیں بھی ان میں شامل کر اور اسی دنیا میں ذہنی و دماغی و قلبی پریشانیوں' کدورتوں' و فسادوں و بلاؤں و روحانی و اخلاقی لغزشوں و گراوٹوں و ناشکریوں و سرکشیوں و بغاوتوں و بے ادبیوں و ناقدریوں و جہالتوں و تاریکیوں و غلطیوں و کمزوریوں و سستیوں و غفلتوں و بدعملیوں سے محفوظ رکھ اور ہمارا پورا تزکیہ و تطہیر کر اور اپنی حمایت میں لے کر ہمارے ارادوں' نیتوں' اخلاق و عادات اور ایمانی و اعتقادی اور عملی و روحانی و عرفانی حالتوں کو مضبوط بنا کر تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر کھڑا کر کے کامل روشنی و نور و صحت و عافیت عطا فرما اور ہمارا حافظ و ناصر و متولی ہو جا۔

اور ان مقدسوں کے انعامات و عطیات و فیوض و برکات' و انوار و اسرار و علوم و معارف و حقائق و دقائق و کمالات و مقامات و مدارج و مراتب پر فائز کر اور اسی دنیا میں دعا کی عام قبولیت و تائید و نصرت و معیت صادقہ و قرب خاص و انشراح صدر و بشاشت قلب اور اعلیٰ و اصفیٰ بشارات و مکاشفات و الہامات و مکالمات و مخاطبات اور اپنی ذات و صفات کے متعلق حق الیقین و معرفت کاملہ و محبت صافیہ اور اپنے نظر نہ آسکنے والے وراء الوراء لطیف و نہاں در نہاں و بے نشان چہرہ کے حسن و جمال و کمال کی رویت روحانی و دیدار حقانی سے ہمیشہ و متواتر متمتع فرما اور اپنی ذات و صفات کا کامل مظہر بنا کر اپنے رنگ میں رنگین کر کے باخدا و خدا نما بندے بنا کر ارتقاء اور اپنی رضا کے اعلیٰ و بلند ترین مقام پر ہمیشہ کے لئے سرفراز فرما۔ اپنی غیر محدود ہستی کے بحر بے کراں و بے کنار کی سیر اور غیر محدود ایقان و عرفان و فیضان خاص و عام عطا فرما کر دائمی بے انتہاء نئی سے نئی روحانی ترقیات کا وارث و حامل بنا اور ابدی کامیاب زندگی عطا فرما۔

ان لوگوں کی راہ سے اور ان میں شامل ہونے سے ہمیں بچا جنہوں نے عمداً حاسدانہ طور پر افراط کی راہ اختیار کرتے ہوئے تیرے پاک برگزیدہ و چنیدہ بندوں سے اور اس مبارک کامیاب سیدھی راہ پر قدم مارنے سے دشمنی و مقابلہ کیا۔ اور ٹھوکر کھا کر تیری روحانی تربیت کو صرف اپنی ہی قوم و ملک تک محدود قرار دے لیا۔ یا اس راہ کو اختیار کر لینے کے بعد تفریط کی راہ پر چل کر اس سے متنفر ہو کر تیرے قہر و غضب کے مورد بن گئے۔

ایسا ہی تو ہمیں ان لوگوں کی راہ اور ان میں شرکت و شمولیت اختیار کرنے سے بچا جنہوں نے تفریط کی راہ اختیار کرتے ہوئے لاپرواہی اور سستی و غفلت سے تیری اس یقینی و مجرب سیدھی راہ کو پانے کے لئے کوشش ہی نہ کی۔ یا پا لینے کے بعد کسی وجہ سے اسے بھول گئے اور اس سے منحرف ہو گئے۔ اور نفسانیات و مادیات کی محبت اور آسودگی و عیش و عشرت میں اور خدا سے بعد و دوری اور اپنے دجل و مکر و فریب و وسوسہ اندازیوں اور چالبازیوں اور جعلسازیوں اور ظالمانہ منصوبہ بازیوں اور خیانتوں اور شرک اور غیراللہ کی محبت اور تیری مخلوق کی باطل خدائی کے فاسد عقیدہ کے متعلق افراط میں گم ہو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تجویز

دی نیوز انٹرنیشنل مورخہ 2 جنوری 1997ء کے نیوز پوسٹ کالم میں چنیوٹ سے ایم۔ایس۔ شیخ "ٹریسٹ اور جھنگ" کے عنوان سے اپنے مکتوب میں کہتے ہیں کہ جھنگ گمنام کا شہر اس بات پر فخر کرتا ہے کہ وہاں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام جو مشہور زمانہ نوبل انعام حاصل کرنے والے فزکس کے پاکستانی ماہر تھے پیدا ہوئے تھے۔ سائنس کا یہ نابغہ روزگار فرد ہماری اس دنیا کو 21 نومبر کو چھوڑ گیا۔ آپ نے کیمبرج انگلستان میں 71 سال کی عمر میں وفات پائی۔ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں۔ پاکستان ڈاکٹر سلام کے بعد سائنسی دنیا میں وہ کچھ نہیں ہو سکتا جو ان کی زندگی میں تھا۔

پاکستان کے صدر سردار فاروق احمد خاں لغاری اور وزیر اعظم ملک معراج خالد نے اپنے تعزیتی پیغامات میں پاکستان کے اس فرزند کو خوب خوب خراج تحسین ادا کیا ہے۔ اور یہ بات بالکل درست ہے کہ جو خلاء ڈاکٹر سلام کی افسوس ناک وفات سے پیدا ہوا ہے وہ جلد پر نہیں ہو سکتا۔ سابق وزیر سائنس اور ٹیکنالوجی بیگم سیدہ عابدہ حسین جبکہ وہ اسلام آباد میں ایک تعزیتی اجلاس کی صدارت کر رہی تھیں نے نوبل انعام یافتہ کے لئے بہت کچھ کہا۔ اور اس بات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے اپنی زندگی کو پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ جیسا کہ انہوں نے غریب تیسری دنیا کے ایشیائی افریقی اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کے لئے بھی کیا۔ وزیر موصوف نے نہایت فخریہ انداز سے حاضرین کو یہ بات یاد دلائی کہ ڈاکٹر سلام ان کے شہر جھنگ سے تعلق رکھتے تھے اور یہ سب باتیں جو انہوں نے کہیں کتنی اچھی تھیں۔

ڈاکٹر سلام صاحب نے عمر بھر ایک خواب دیکھا تھا کہ وہ پاکستان میں ایک سائنس کا شہر آباد کریں تاکہ پاکستان ترقی کرے اور اس کا مستقبل خوشحال ہو۔ آخر کار ان کا یہ خواب اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں شرمندہ تعبیر ہوا۔ میں یہ تجویز پیش کرنی چاہتا ہوں کہ بیگم سیدہ عابدہ حسین اس خیال کو آگے بڑھائیں کہ جھنگ اور ٹریسٹ کو Twin cities جڑواں شہر قرار دیا جائے۔ تاکہ ڈاکٹر سلام جو اس زمین کے فرزند تھے یہ بات ان کے لئے ایک اعزاز کا نشان ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈاکٹر سلام اپنی زندگی میں ایک بہت بڑی شخصیت تھے لیکن ان کی وفات کے بعد ان کی کامیابیوں کے کچھ ایسے پہلو سامنے آئے ہیں جن کا نہ تصور کیا جا سکتا تھا اور جو ناقابل یقین معلوم ہوتے ہیں۔ اور جن کا سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ انسانیت کے سلسلے میں کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی کامیابیوں نے انسانیت کو خوشیاں دی ہیں اور یہ سب کچھ ہم پاکستانیوں کو اب حیران کن ثابت ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے آمین۔

آپ کا خط ملا

مکرم غلام قادر سعید صاحب ہالینڈ سے لکھتے ہیں۔

مکرمی و محترمی جناب نسیم سیفی صاحب۔ سلام خیریت کا طالب۔ بخیریت..... گزارش ہے جب خاکسار غانا سے واپسی پر جناب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو اس وقت بھی خاکسار نے گزارش کی تھی کہ اگر ممکن ہو الفضل میں مضامین کے ساتھ لکھنے والے کی تصویر بھی آجایا کرے اس کے علاوہ جن کے متعلق مضمون لکھا جاتا ہے اگر ان کی تصویر بھی ساتھ شائع ہو جائے تو ہم جیسوں پر الفضل کا ایک اور احسان ہوگا۔ اسی طرح محترم جناب پروفیسر پرویز پروازی صاحب نے خاموش طبع یا بیک گراؤنڈ میں رہنے والے مربیان اور دوسرے شعبوں میں خدمت کرنے والوں کے متعلق سلسلہ شروع کیا ہے اگر ان میں سے جن کی بھی تصویر مل سکے اور شائع فرما دیا کریں تو حقیقتاً دل کے ساتھ آنکھوں کی پیاس بھی بجھ جایا کرے۔

ویسے تو ہماری نئی نسل نے بھی جو خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کی بارش ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے دیکھی ہے خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس طرح ہم اپنے پیارے M.T.A کے ذریعے اپنے بزرگوں کو دیکھ سکے ہیں۔ ویسے تو وہ مثال ہے کہ آدمی اگر کسی بزرگ سے ہمکلام ہو تو اس کے رتبے کے لحاظ سے الفاظ استعمال کرتے ہوئے احتیاط کرنی ہوتی ہے ورنہ بے ادبی کا خدشہ ہوتا ہے اسی طرح ہم ایم۔ ٹی۔ اے کے متعلق لکھتے ہوئے احتیاط کرتے ہیں کہ اگر مناسب الفاظ میں خدا تعالیٰ کے کسی خاص فضل کی تعریف نہ کرنی آتی ہو تو بس خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ کیونکہ ایم ٹی اے کی خوبیوں اور افادیت کو الفاظ میں بیان کرنا میرے جیسے بندے کے لئے نہایت مشکل ہے کیونکہ حضرت صاحب کے خطاب کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں تو ایک اور پروگرام دیکھنے کو ملتا ہے جس پر مزید شکر کرنے کو دل سے آواز آتی ہے اس طرح شکر در شکر کا ایک سلسلہ ہے۔ جو M.T.A نے ہمارے دلوں پر شروع کر دیا ہے۔

اسی طرح جناب چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب سے الفضل کی وساطت سے درخواست کرنی ہے۔ جناب جو ریسرچ کے متعلق مضامین تحریر فرماتے ہیں اگر ممکن ہو تو حوالہ بھی تحریر فرما دیا کریں تو آگے بات کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ مکتوب آسٹریلیا ہمیشہ ہی ایک نئی حیرت انگیز تحقیق کو سامنے لاتا ہے۔

آخر میں جناب سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے جناب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ

خاکسار جو Ph.D میں داخلے کی کوشش کر رہا ہے خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے داخلہ دلوا دے۔

OOO

اخلاقی تعلیم

غلام مصطفےٰ تبسم

"بچوں کے اخلاق کس طرح درست ہو سکتے ہیں" کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خطبہ فرمودہ 5۔جون 1925ء میں مزید فرماتے ہیں۔

پس پہلی غلطی اولاد کی تربیت میں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ گو وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو نقص اور عیب سے بچائیں۔ مگر خود پوری پوری احتیاط نہیں کرتے اور اپنا نمونہ اور عمل ان کے سامنے اچھا پیش نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے وہ خود ہی بچوں کو جھوٹ سکھانے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ والدین کوئی چیز گھر میں لاتے ہیں۔ بچہ بیمار ہوتا ہے اس کو کھلانے میں نقصان کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے جب وہ مانگتا ہے تو کہہ دیتے ہیں وہ چیز تو گھر میں آئی ہی نہیں۔ حالانکہ بچے کو اس کی خبر ہو چکی ہوتی ہے۔ گو وہ اپنے ذہن میں سمجھ لیں کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولا کیونکہ بچہ کا فائدہ کر رہے ہیں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور وہ درپردہ بچے کو جھوٹ کی تعلیم دے رہے ہوتے ہیں۔ یا پھر بعض دفعہ وہ انکار تو نہیں کرتے مگر یہ کہہ دیتے ہیں ہم نے وہ چیز کھالی ہے۔ حالانکہ بچہ خوب جانتا ہے کہ انہوں نے ابھی کھائی نہیں۔ یا کہہ دیتے ہیں وہ چیز تو کوئی اٹھا لے گیا یا ضائع ہو گئی۔ حالانکہ بچہ جانتا ہے کہ نہ کوئی اٹھا لے گیا ہے اور نہ وہ ضائع ہوئی وہ چیز واقعہ میں آئی اور والدین نے اس سے چھپ کر کھائی۔ جسے اس نے چلمن کے پیچھے دیکھا ہوتا ہے۔ اس طرح وہ ماں باپ سے جھوٹ بولنے کا سبق سیکھتا ہے اور اس کے دل میں اس عیب کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور جھوٹ بولنے لگ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خواہ زبانی میرے ماں باپ مجھے منع کرتے ہیں مگر موقع پر وہ خود بھی جھوٹ بول لیتے ہیں اس لئے یہ کوئی بری بات نہیں

اس طرح ایک اور عیب چوری ہے۔ میرے نزدیک چوری جھوٹ سے بھی زیادہ دیانتداری کے ساتھ ماں باپ بچوں کو سکھاتے ہیں اور گویا خصوصیت سے بچوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں مثلاً بعض دفعہ ماں باپ ایک چیز بچے کو نہیں دینا چاہتے۔ لیکن اس کے اصرار کی وجہ سے اس کو دے دیتے ہیں اور پھر نظر بچا کر وہ چیز اس سے چھپا لیتے ہیں۔ بے شک ان کا یہ فعل اخلاقاً چوری نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ وہ ان کی اپنی چیز ہے جسے وہ بچہ کو نہیں دینا چاہتے اور نظر بچا کر اٹھا لیتے ہیں۔ مگر اس سے بچوں کے اندر اس بات کی حس پیدا ہو جاتی ہے کہ ایسا بھی کیا جا سکتا ہے اور پھر وہ بھی یہ کوشش کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم بھی چیزیں چھپائیں۔ تو ماں باپ کی اس روش کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ جھوٹ سے بڑھ کر نہایت آسانی سے چوری کی عادت بچہ ان سے سیکھ لیتا ہے۔ الغرض پہلا طریق جو بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ماں باپ ایسا طریق اختیار نہ کریں اور اپنے افعال کو ایسے رنگ میں بچے کے سامنے پیش نہ کریں کہ جس سے بچے کے ذہن میں بد افعال کی طرف توجہ پیدا ہو۔

دوسرے نقص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

دوسرا نقص بچوں کی تربیت میں میں نے دیکھا ہے۔ اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ماں باپ غریب ہوتے ہیں یا امیر ان دونوں صورتوں میں بچوں میں دو نقص پیدا ہو جاتے ہیں جو آگے میں بیان کروں گا۔ غریبوں کے اندر غربت کی وجہ سے بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں اور امیروں کی اولاد میں آسودگی اور وسعت مال کی وجہ سے بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض امیروں کو میں نے دیکھا ہے بچوں کو اتنا جیب خرچ دے دیتے ہیں۔ جس سے ان کی عادات اور اخلاق بگڑ جاتے ہیں اور ان میں آوارگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بچے کی وقتی ضرورت سے زیادہ جیب خرچ کا اس کے پاس جمع ہونا تمام بد صحبتوں اور بداخلاقیوں کا منبع ہے۔ کیونکہ وہ بچے جن کے اخلاق خراب ہو چکے ہوتے ہیں جب ان کے ہاتھ اپنا کوئی پیسہ نہیں ہوتا جس سے وہ اپنی آوارگی کی عادت کو پورا کر سکیں تو وہ پھر امیر لڑکوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور ان سے تعلق پیدا کر کے جہاں وہ بدعادات کو ان کے پیسوں کے ذریعہ پورا کرتے ہیں وہاں ان امیر لڑکوں کے اخلاق اور عادات کو بھی بگاڑ دیتے ہیں۔

اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ بچہ کے ہاتھ میں پیسہ بالکل دیا ہی نہ جائے کیونکہ بچوں کو ان کی ضرورت کے مطابق دینا بھی ضروری ہے تاکہ اس سے ان کے اندر خرید و فروخت کا ملکہ پیدا ہو۔ لیکن اتنا خرچ ان کو نہیں دینا چاہئے جسے وہ اپنے پاس جمع رکھ سکیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں شریر اور آوارہ لڑکے ان کے پاس جمع ہو کر ان کے اخلاق کو خراب کر دیتے اور ان کو بھی آوارہ بنا دیتے ہیں۔ چونکہ غریب لڑکوں کے پاس جمع ہونے سے ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے جن لڑکوں کو بری عادتیں پڑ جاتی ہیں وہ امیر لڑکوں کو تاڑتے رہتے ہیں اور آوارہ گرد لڑکے اپنی بدعادات کو پورا کرنے کے لئے امیروں کے لڑکوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔

..... دوسرا نقص بچوں کے اخلاق کو بگاڑنے والا غربت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ایسے ماں باپ بعض دفعہ خود حریص ہوتے ہیں۔ وہ کوئی چیز لاتے ہیں تو خود کھا لیتے ہیں۔ اور بچہ کو نہیں دیتے اس لئے بچہ گھر سے چوری چیز نکال کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ باہر کی بھی چوری کرنے لگ جاتا ہے۔ اس طرح اس کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں اور وہ آوارہ ہو جاتا ہے اس لئے ماں باپ کو چاہئے کہ اگر کوئی چیز گھر میں آئے تو پہلے بچوں کو دیں پھر آپ کھائیں۔ دوسرا نقص جو اس غربت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اس طرح کہ بعض ماں باپ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ عراق دشمنی ختم کرنے پر آمادہ؟

عراق کے سرکاری اخبار الجمہوریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ' بالاخر عراق کے ساتھ دشمنی ختم کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ امریکہ نے شمالی عراق سے اپنے ایجنٹ واپس بلا لئے ہیں۔ امریکی کمپنیوں کو عراق سے تیل خریدنے کی بھی اجازت دے دی گئی ہے۔

اگرچہ عراقی اخبار کی خبروں کی توثیق ابھی کسی اور ذریعے سے نہیں ہو سکی تاہم عراقی اخبار کی خبر دلچسپی اور امید کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ عراقی اخبار نے بتایا ہے کہ 1997ء دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات میں بہتری کا سال ہو گا۔ کیونکہ امریکہ اور عراق دونوں باہمی تعلقات کے قیام اور کشیدگی کے خاتمے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اس سلسلے میں پہلا قدم اٹھایا جا چکا ہے۔ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے ماہرین سے کہا ہے کہ وہ عراق کے ساتھ معاملات طے کرنے کے راستے تلاش کریں۔ اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان بہت جلد تجارت شروع ہو سکتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی عراق کے خلاف اقوام متحدہ کی 1990ء سے عائدہ کردہ اقتصادی پابندیاں اٹھالی جائیں گی۔ عراق کے اس اخبار نے لکھا ہے کہ امریکی کمپنیوں کو عراقی تیل خریدنے کی اجازت دینا اور شمالی عراق سے امریکی نمائندوں کا واپس بلایا جانا خوشگوار تعلقات کی طرف واضح طور پر ایک پہلا قدم ہے اخبار کے مطابق اس بات کا امکان موجود ہے کہ اب امریکہ سیکیورٹی کونسل میں بھی عراق کے خلاف پابندیوں پر زور نہیں دے گا۔ اور اس طرح سے عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں اٹھالی جائیں گی۔

سفارتی ماہرین کے مطابق امریکہ اور عراق کے درمیان تعلقات میں بہتری ناگریز ہے۔ کیونکہ خطہ میں ممکنہ طور پر شروع ہونے والے امریکہ ایران تصادم کے بعد ایران تیل کی بندش ہو سکتی ہے اس سے یورپ پر جو اثرات مرتب ہوں گے اس سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ عراق کو رعائتیں دی جائیں۔ تاکہ امریکہ کو ایران سے تصادم کے دوران یورپ کی مزاحمت کا سامنانہ کرنا پڑے۔

○○○

ایران کے دفاعی تعاون

ایک طرف امریکہ ایران سے مقابلے کے لئے اپنے پرانے دشمن عراق سے صلح کرنے پر آمادہ ہے اور دوسری طرف ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے لکھا ہے کہ ایران ترکی کے ساتھ دفاعی ٹیکنالوجی میں اشتراک کے لئے تیار ہے۔ بی بی سی کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ عراق کے ساتھ جنگ کے دوران ہم نے دفاعی ٹیکنالوجی کا بہت سا تجربہ حاصل کیا ہے۔ اس لئے ہم ترکی کو فائدہ پہنچانے کی پوزیشن میں ہیں اور اس کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایران اپنی دفاعی ٹیکنالوجی ترکی میں منتقل کرنے کے لئے تیار ہے۔

بی بی سی نے بتایا ہے کہ اگرچہ کسی دفاعی سمجھوتے کے بارے میں ٹھوس طور پر ابھی کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا لیکن کچھ شعبے ایسے ہیں جن میں دونوں آپس میں تعاون کر سکتے ہیں ایران کے پاس امریکی ساخت کے پرانے جیٹ لڑاکا طیارے ہیں اور اسے فکر ہے کہ کسی طرح ان طیاروں کو جدید کر لیا جائے۔ اور دوسرے یہ کہ فوجی ساز و سامان کے لئے اسے فاضل پرزے مل جائیں۔ دوسری طرف ترکی کی خواہش ہے کہ ایران کو زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائیلوں کا جو تجربہ ہے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ میزائیل چین اور شمالی کوریا کے مشترکہ پروگرام کے تحت حاصل کئے گئے ہیں۔

○○○

بھارت بنگلہ دیش معاہدہ

بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز شیخ حسینہ واجد نے انتخابی مہم کے دوران یہ الزام دھونے کی مقدور بھر کوشش کی تھی کہ وہ بھارت نواز نہیں ہیں۔ اور انہوں نے بھارت کے ساتھ دوستی کے پچیس سالہ معاہدے کی تجدید کرنے سے بھی انکار کیا تھا۔ لیکن بنگلہ دیش میں بھارتی وزیر اعظم دیوی گاؤڑا نے دورہ کر کے باہمی تعاون کے جن سمجھوتوں پر دستخط کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بنگلہ دیش کی عوامی لیگ کی سربراہ بیگم شیخ حسینہ واجد نے پہلی ہی فرصت میں بھارت کے ساتھ باہمی تعاون کے معاہدے پر دستخط کر کے اپنا بھارت نواز ہونا ثابت کر دیا ہے۔

دونوں ملکوں کے درمیان جس معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں اس کے تحت بنگلہ دیش بو دو علیحدگی پسندوں کے خلاف بھارت کی مدد کرنے پر تیار ہو گیا ہے۔ یہ معاہدہ ڈھاکہ میں بھارت کے وزیر اعظم اور بنگلہ دیش کی وزیر اعظم کے درمیان باہمی بات چیت کے بعد طے پایا ہے۔ معاہدہ کے مطابق دونوں ممالک عسکریت پسندوں کے خلاف مشترکہ آپریشن کریں گے۔ اس مقصد کے لئے جوائنٹ ورکنگ گروپ قائم کرنے کا بھی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

معاہدے کے مطابق بھارتی آسام میں بو دو قبائل اور دیگر علیحدگی پسندوں کو بنگلہ دیش کے پہاڑی علاقوں سے نکالا جائے گا۔ اور بنگلہ دیش کی فوج ان کے خلاف بھارتی افواج کے ساتھ مل کر مشترکہ کارروائیاں کرے گی تاکہ یہ قبائل بھارت کے خلاف عسکری کارروائیاں نہ کر سکیں۔

اس کے جواب میں بھارت چکمہ قبائل کے خلاف بنگلہ لیش کی مدد کرے گا۔

بھارت نے الزام لگایا ہے کہ سابق وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء کے دور میں پاکستانی ایجنٹوں اور انٹیلی جنس اداروں مثلاً آئی ایس آئی وغیرہ کو بنگلہ دیش کی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت تھی۔ جبکہ مسز شیخ حسینہ واجد نے کہا ہے کہ وہ کسی ملک کو اپنی سرزمین کا غلط استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ یعنی کسی ملک کو بنگلہ دیش سے بھارت کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

بھارت نے بنگلہ دیش سے جو امداد حاصل کی ہے اس کا بدلہ بھارت نے ساتھ ہی چکا دیا ہے۔ چنانچہ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان جو دیگر معاہدے ہوئے ہیں ان کے مطابق بھارت نے بنگلہ دیش کو 5 سو اشیاء پر محصول کی رعایت کی پیشکش کی ہے اور 50 بنگلہ دیشی مصنوعات پر ٹیکس کی چھوٹ دینے کا معاہدہ بھی کیا گیا ہے۔

○○○

فرح خان لیبیا میں

امریکہ کے مسلمان سیاہ فام لیڈر فرح خان امریکہ کی طرف سے لیبیا پر عائد پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لیبیا پہنچ گئے ہیں۔ اور اب وہ لیبیا کے صدر معمر القذافی کے ساتھ مذاکرات میں مصروف ہیں۔ ایک سال میں فرح خان کا لیبیا کا یہ تیسرا دورہ ہے۔ اس سے قبل فرح خان کے لیبیا کے دوروں پر امریکہ میں بہت لے دے ہو چکی ہے۔

مسٹر فرح خان نیشن آف اسلام نامی سیاہ فام مسلمانوں کی تنظیم کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے لیبیا پہنچ کر کہا ہے کہ مسلمانوں کو اس طرح ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے جس طرح عیسائی اور یہودی ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں امریکہ نے فرح خان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکہ کے مسافر بردار طیارے کی تباہی کا معاملہ لیبیا میں اٹھائیں۔ امریکہ نے لیبیا کے خلاف اس الزام میں پابندیاں عائد کر رکھی ہیں کہ امریکہ کا مسافر بردار طیارہ لیبیا کے دو باشندوں نے تباہ کر دیا تھا۔ اور لیبیا ان دونوں ملزمان کو امریکہ کے حوالے کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔

○○○

گورکھوں کی طرف سے تحریک
آزادی شروع کرنے کا اعلان

بھارت پہلے ہی آسام' تری پورہ' پنجاب اور کشمیر میں علیحدگی پسندوں سے نبرد آزما ہے۔ اب بھارتی علاقہ دارجلنگ میں گورکھا لبریشن فرنٹ نے جنوری سے الگ ریاست کے قیام کے لئے تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ بھارتی پارلیمنٹ کے مارکسسٹ لیڈر رتنا بہادر نے تمام آزادی پسند گورکھا تنظیموں سے کہا ہے کہ وہ مشترکہ مفاد میں متحد ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال کی بھارتی حکومت گورکھوں کا استحصال کر رہی ہے۔ اور دارجلنگ کے لئے ملنے والے فنڈز سے دوسرے علاقوں میں ترقیاتی کام کئے جا رہے ہیں۔

گورکھا لبریشن فرنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ 26 جنوری کو بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر الگ ریاست کے قیام کے لئے تحریک شروع کریں گے۔ انہوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا ہے کہ دنیا کی آزادی پسند قومیں ہمارا ساتھ دیں گی۔ انہوں نے کہا کہ کامیابی حاصل کرنے تک ہماری جنگ جاری رہے گی۔

○○○

اسرائیل پھر مکر گیا

اسرائیل نے فلسطینیوں اور عربوں کے خلاف اپنی محاذ آرائی کی پالیسی میں نرمی کرنے سے ایک بار پھر انکار کر دیا ہے۔ بی بی سی ٹیلی ویژن کی اطلاع کے مطابق اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ 1999ء مغربی کنارے اور غزہ سے اپنی فوجیں واپس نہیں بلائے گا۔ اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے یاسر عرفات سے ایک خفیہ ملاقات کی اور اس ملاقات کے دوران انہوں اپنے فیصلے سے صدر یاسر عرفات کو آگاہ کر دیا۔ اور کہا ہے کہ ہیبرون سے صرف دو فیصد علاقہ واپس کیا جائے گا باقی علاقے سے جلد واپسی نہیں ہو گی۔

فلسطین اور اسرائیل مغربی کنارے کے شہر الخلیل میں تعینات بین الاقوامی مبصروں کی تعداد میں اضافے پر راضی ہو گئے ہیں۔ اس بات کا فیصلہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے مذاکراتی نمائندوں کے درمیان بات چیت میں کیا گیا ہے۔ الخلیل میں اس وقت صرف 30 بین الاقوامی مبصرین ہیں جن کی تعداد اب بڑھ کر 210 ہو جائے گی۔ اس میں ڈنمارک' اٹلی' ناروے' سویڈن' سوئٹزرلینڈ اور ترکی کے فوجی شامل ہیں۔ امریکہ کے حکومتی نمائندے ڈینس راس نے بیت اللحم میں فلسطین کے صدر یاسر عرفات سے ملاقات کی اور الخلیل سے اسرائیلی فوجیوں کی واپسی کی راہ میں حائل رکاوٹوں پر تبادلہ خیال کیا۔

○○○

شمالی کوریا امریکہ سے ری ایکٹر خریدے گا

شمالی کوریا کے ایٹمی پروگرام کو روکنے کے لئے اسے ہلکے پانی کا ری ایکٹر دیئے جانے کا معاملہ بالاخر طے ہو گیا ہے۔ شمالی کوریا نے اقرار کیا تھا کہ اسے ہلکے پانی کا ری ایکٹر فراہم کر دیا جائے تو وہ ایٹمی منصوبہ ترک کر دے گا اور اپنے ایٹمی مراکز کو بین الاقوامی معائنے کے لئے کھول دے گا۔ اس سلسلے میں بدھ کے روز نیو یارک میں دونوں ملکوں کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس کے مطابق ماہرین کی ایک ٹیم شمالی کوریا بھیجی جائے گی جو انتظامات کا جائزہ لے کر اس بات کا اہتمام کرے گی کہ اس معاہدے پر جلد از جلد عمل در آمد ہو جائے۔

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا ابراہیم صاحب (جو مکرم رانا مسعود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 32/2 R کے والد صاحب تھے) اچانک دل کا دورہ پڑنے سے بعمر 90 سال 31-اگست 96ء کو وفات پا گئے۔ موصوف کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خبروں کی اشاعت

○ یہ بات قارئین کرام کے گوش گزار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اخبار الفضل ہر روز دن کے ڈیڑھ بجے طباعت کے لئے پریس میں چلا جاتا ہے جو خبر اس کے بعد دفتر میں پہنچتی ہے وہ اگلے روز سے پہلے اخبار میں شامل نہیں کی جا سکتی۔ اور اگلے روز شامل کرنے کا مطلب ہے کہ اس روز سے دو روز بعد خبر چھپے گی۔

گویا کہ جو خبر 10/1 کو ڈیڑھ بجے کے بعد مل گئی وہ اس سے اگلے روز اخبار میں لگے گی اور جو خبر اگلے روز اخبار میں لگے گی وہ 12/1 کے پرچہ میں چھپے گی اس بات کی وضاحت کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ بعض دوست ڈیڑھ بجے کے بعد خبر بھیج کر اگلے روز پوچھتے ہیں چھپی کیوں نہیں اگر اخبار کی طباعت کا معمول قارئین کے سامنے ہو تو یقیناً شکوہ کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔

(ادارہ)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری محمد جمیل اشفاق
دکان نمبر 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان

وقف جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو وقف جدید میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔

"یہ تحریک (وقف جدید) اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی......

میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔

بقیہ صفحہ 1

مل جائے گی اور تم اپنی زندگی کو بہت زیادہ کار آمد بنا سکو گے۔ بہت لوگ ہیں جو معمولی معمولی شخصی فوائد پر جھگڑے پیدا کرتے اور سمجھتے ہیں کہ اگر یوں نہ ہوا جس طرح ہم چاہتے ہیں تو اندھیرا ہو جائے گا۔ وہ اس وقت اپنے اور اپنے دوستوں کی زندگی کا مدار اسی پر سمجھتے ہیں لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو بھی میں یقین دلاتا ہوں کہ زندہ رہ سکیں بلکہ زیادہ عمدگی سے زندگی بسر کر سکیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اس وقت یہ نہیں سمجھا جاتا اور پیچھے یہ معلوم ہوتا ہے۔

پس تم لوگ ایک تو پچھلے سال پر غور کرو کہ اس میں تم نے شخصی اور ذاتی فوائد کے لئے جو (دین حق) کے فوائد کو قربان کیا اگر نہ کرتے تو آج دنیا میں اس سے بہتر زندگی بسر کرتے یا نہ۔ جیسی کر رہے ہو۔ اگر اس بات پر غور کرو گے تو اگلے سال کے لئے تمہیں طاقت اور مدد مل جائے گی اور تم ذاتی اور نفسانی فوائد کو دین حق کے فوائد پر بآسانی قربان کر سکو گے۔ بے شک ایک آدھ دفعہ اس بات پر غور کرنے سے فائدہ نہ ہو گا مگر بار بار غور کرنے سے ضرور فائدہ ہو گا۔

(الفضل 5۔ جنوری 1923ء)

○○○

بقیہ صفحہ 4

کر تیری ہدایات اور فیوض و برکات سے نہ صرف خود کلی طور پر محروم ہو گئے بلکہ دوسروں کی بھی گمراہی کا باعث بن کر اپنے آپ کو تباہی و بربادی و نامرادی کا نشانہ بھی بنالیا۔

اے ہمارے محبوب و معبود برحق تو ہماری دعا قبول فرما اور ضرور ایسا ہی کر۔!

○○○

بقیہ صفحہ 5

ایسا تو نہیں کرتے کہ چیز خود کھالیں اور بچے کو نہ دیں لیکن جب بچے کے دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور وہ خود نہیں خرید سکتے تو وہ دوسروں سے مانگ کر کہ ہمارے بچے کا بھی دل کر رہا ہے اس طرح وہ دے دیتے ہیں۔ مگر اس طریق سے بجائے اس کے کہ بچے کی خواہش کو ماریں اور بھی اس کی خواہش کو ابھارتے ہیں۔ حالانکہ اگر بچے کو سمجھایا جائے کہ بچہ ہم غریب ہیں ہم یہ چیز نہیں خرید سکتے تو بچے جیسا صابر بھی کوئی نہیں۔ وہ اتنا کہہ دینے سے بھی خوش ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اپنے پاس کچھ نہیں اور بچے کی خواہش کو دوسرے سے چیز لے کر پوری کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بچے کے اندر صبر اور قناعت کا مادہ نہیں پیدا ہو گا اور اس کی حرص بہت بڑھ جائے گی۔

پس غرباء کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی خواہشات کو ابھاریں نہیں۔ بلکہ ان کو مارنے کی کوشش کریں تا ان کے اندر صبر اور قناعت کا مادہ پیدا ہو۔ پھر ایسے مقامات پر بچے کو کھڑا نہیں رہنے دینا چاہئے جہاں امراء اچھی اچھی چیزیں کھا رہے ہوں۔ بچوں کو ہی ایسے مقامات پر کھڑا ہونے سے نہیں روکنا چاہئے۔ بلکہ بڑوں کو بھی یہی حکم ہے "... کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں۔ اگر دوسروں کے پاس ہے تو اس کو دیکھنا بھی گناہ ہے۔" کیونکہ اس سے خواہش بد پیدا ہو گی۔ بعض غریب آدمی اپنے بچوں کو ایسے مقامات پر جہاں امراء لوگ کھاتے پیتے ہوں۔ کھڑے ہونے اور دیکھنے سے نہیں روکتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے اس چیز کی ان کے اندر حرص پیدا ہوتی ہے اور جب ان کی حرص پوری نہیں ہوتی تو پھر کسی نہ کسی طرح اس چیز کے حاصل کرنے کی بے جا کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ بچوں کو ایسی جگہوں سے روکیں اور وہاں کھڑا نہ ہونے دیویں کہ ایسی حالت میں کسی کو کچھ کھاتے دیکھنا بھی عیب ہے۔ جس سے لالچ اور حرص پیدا ہوتی ہے۔ جو بچوں کی آوارگی کا موجب ہوتی ہے۔ غرض والدین اپنے بچوں کی تربیت کے لئے اگر ان باتوں کی احتیاط رکھیں تو ان کے اخلاق کی درستی میں بہت کچھ تقویت پیدا ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت صاحب کی ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12 - جنوری- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی توڑے جانے کے خلاف تینوں درخواستیں یکجا کر دی گئی ہیں سپریم کورٹ صدارتی اقدام کے خلاف سپیکر یوسف رضا گیلانی اور محمود اچکزئی کی درخواستوں کو بے نظیر بھٹو کی درخواست کے ساتھ یکجا کر کے ان کے قابل سماعت ہونے کا فیصلہ کرے گی۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی کی درخواست پر فیصلہ محفوظ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ وقت بھی کم ہے۔ الیکشن شیڈول کا اعلان ہو چکا ہے۔ کئی تبدیلیاں بھی ہو گئی ہیں۔ تینوں درخواستوں میں اسمبلی توڑنے کا اقدام چیلنج کیا گیا ہے۔ اس لئے ان کا فیصلہ بھی ایک ساتھ ہو گا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم نے 1973ء کے آئین کا بنیادی ڈھانچہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ یہ پارلیمانی اور صدارتی نظام کا آمیزہ بن گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ عدالت نے میرٹ کے معاملے میں جو فیصلہ نواز شریف کیس میں دیا تھا۔ اس میں بھی اسی طریقہ کار پر عمل کیا جائے گا۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ میر افضل خان دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ وہ اے این پی کے دو حلقوں سے امیدوار تھے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ قادیانی وزیر بننا کوئی نئی بات نہیں۔ آئندہ ایک ماہ میں نگران سیٹ اپ ختم ہو جائے گا۔ یہ وقت اس بحث میں الجھنے کا نہیں ہے۔ جمعیت العلمائے اسلام کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتخابات 3 فروری کو ہوں گے۔ منتخب اسمبلی ایک ماہ میں کام شروع کر دے گی۔ صدر نے اس الزام کی تردید کی کہ جماعت اسلامی کی پالیسیوں میں ایوان صدر ملوث ہے۔

○ لاہور میں زہریلی گیس ایک بار پھر عذاب بن گئی۔ دم گھٹنے سے مزید تین افراد ہلاک اور 15 بے ہوش ہو گئے۔ جس جگہ سلنڈروں سے گیس لیک ہوئی تھی اس جگہ مٹی اور چونا پھینکا گیا۔ جس سے خوفناک کیمیائی عمل شروع ہو گیا۔ ان گنت اموات کا خطرہ ہے۔ لوگوں کو کھانا پکانے سے روک دیا گیا علاقے کے لوگوں نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ چار گھنٹے تک ریلوے پھاٹک بند رکھا۔ گاڑیوں کی آمدورفت معطل ہو گئی۔ احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ زہریلی گیس کو امونیا سمجھ کر اس پر مٹی اور چونا ڈالا گیا تھا۔ لیکن کلورین گیس نے رسنا شروع کر دیا۔ لوگ بے ہوش ہو کر گرتے رہے۔

○ آئی ایم ایف نے 80 ملین ڈالر کا قرضہ روک لیا۔ نگران حکومت کے اقتصادی مشیر مسٹر شاہد جاوید برکی نے دورہ واشنگٹن کے دوران آئی ایم ایف کو یقین دلایا کہ دسمبر تک نہ صرف 200۔ ارب روپے کے ٹیکس وصول کئے جائیں گے بلکہ زرعی ٹیکس کی وصولی بھی شروع کر دی جائے گی۔ اور افراط زر کی شرح کو بھی 10 فیصد سے کم کر دیا جائے گا۔ لیکن ایک ماہ گزرنے کے باوجود نگران حکومت ان میں سے کوئی ہدف بھی حاصل نہیں کر سکی۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ کے سربراہ نواز شریف نے کہا ہے کہ پہلے بھی کشکول توڑا تھا اب پھر توڑیں گے۔ پاکستانی قوم کو خیرات لینے کی بجائے دینے کے قابل بنائیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر نے قرضوں کے بار سے پوری قوم کو لاد دیا ہے۔ ان کے تین سالہ دور کی سزا پوری قوم نے بھگتی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہم ییلو کیب ٹریکٹر' صحت کارڈ اور تعلیم کارڈ جاری کریں گے۔ موٹروے ضرور بنائیں گے۔ بیروزگاری کے خاتمے کے لئے دور رس اقدامات کئے جائیں گے۔

○ فوج کے محکمہ اطلاعات نے بتایا ہے کہ پاک فوج نے مشکل گھڑی میں قوم کی آواز پر لبیک کہا۔ اگر فوجی بر وقت نہ پہنچتے تو زیادہ انسانی جانیں ضائع ہو جاتیں۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ میڈان پاکستان ہونے کے دعویدار سیاستدان اصل میں "ایڈزان پاکستان" ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے پاکستان کو زرداری جیسی موذی بیماری سے نجات دلائی۔ اب کوئی نوٹوں سے برسراقتدار نہیں آئے گا۔

○ معزول وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ گھناؤنا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ لغاری کو واشنگٹن سے تین سالہ پیکیج دیا گیا ہے۔ صدر نے اپنے آقا کے اشارے پر مضبوط بنیاد پر کھڑی حکومت تہ تیغ کر دی۔ انہوں نے اسمبلیاں قتل کر کے غیر مسلم قوتوں کا ساتھ دیا۔ سیکورٹی کونسل بنا کر عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ لغاری سمیت سب کا احتساب ہونا چاہئے ہم معین قریشی معاہدے کے پابند رہے۔ ہم نے پوری دنیا میں مسئلہ کشمیر متعارف کروایا ہماری حکومت کے خاتمے پر کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ نے مٹھائی بانٹی۔

○ نگران حکومت کے ناکافی انتظامات کی وجہ سے رمضان المبارک میں آٹے کی قلت پیدا ہو گئی۔ گزشتہ سال رمضان کے مقابلے میں سپلائی نصف کر دی گئی۔ لاہور کے لئے روزانہ 40 ہزار بوری کی ضرورت ہے جبکہ صرف 17 ہزار بوری فراہم کی جا رہی ہے۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام یہودیوں کے ایجنٹوں سے خبردار رہیں۔ انہوں نے کہا کہ برسراقتدار آ کر لٹیروں کو جیلوں میں ڈال دیں گے۔ عوام کی بھلائی کے لئے بے نظیر سے سمجھوتہ نہیں کیا۔ آئندہ حکومت میں سیف اللہ خاندان جیسے لوٹوں کی گنجائش نہیں ہو گی۔ پائی پائی کا حساب لیں گے۔ بے نظیر نے وزیراعظم ہاؤس کو اصطبل میں تبدیل کر دیا۔ عوام پانی کے لئے ترس رہے تھے اور زرداری کے گھوڑوں کو مربے کھلائے جا رہے تھے۔

○ ریٹائرڈ فوجیوں نے اپنی پارٹی بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ میجر جنرل (ر) تجمل نے کہا کہ سیاسی جماعتیں ملک توڑ دیں گی۔ پارٹی کا اعلان 20 جنوری کو کیا جائے گا۔

○ شرعی عدالت کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محبوب نے کہا ہے کہ عورت کی حکمرانی کے خلاف کوئی کیس آیا تو شرعی عدالت اس کا جائزہ لے گی یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ عورت کی سربراہی اسلام میں جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نہ کسی مقصد کے لئے لایا گیا ہے اور نہ میں کسی کا مقصد پورا کروں گا۔

○ مسلم لیگ (ن) نے کہا ہے کہ نگران حکومت سے ہماری کوئی انڈرسٹینڈنگ نہیں۔ انہوں نے فوج کی نگرانی میں الیکشن کرانے کا خیر مقدم کیا۔

○ موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی کے باوجود سپاہ صحابہ کا ایک کارکن قتل کر دیا گیا۔ حکومت سے کہا جا رہا ہے کہ یہ "عذاب" واپس لے۔ پابندی سے نہ تو ڈکیتیاں کم ہوئی ہیں اور نہ دہشت گردی ختم ہوئی ہے۔

گاڑی برائے فروخت
مہران سوزوکی کار ماڈل 1991ء
رنگ گرے۔ اچھی حالت میں
رابطہ: منصور احمد ظفر فون نمبر 211264 ربوہ

بھٹی ہومیو کلینک
اوقات دوران بابرکت ایام
رحمت بازار صبح 30-10 تا شام 4 بجے دارالیمن 30-8 تا 10 بجے
ناغہ جمعہ کی شام۔ فون رہائش 211186
فون یا خط کے ذریعہ بھی مشورہ یا دوائی منگوا سکتے ہیں
ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر آف 1937ء
ہومیو ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
Qualified Homoeopath

پاک گولڈ سمتھ ربوہ اقصیٰ روڈ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
فون: 212750 - 212850

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

احباب جماعت کو سال نو مبارک ہو
• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
• بغیر ٹانکے کے جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں • ورائٹی و اعتماد کا نام
سرمد جیولرز دوکان 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون: دوکان: 434 گھر: 211244

دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے
ماسخورہ۔ پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل علاج کے لیے تشریف لائیں
فی سیٹ ... روپے
دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

برانا اڈہ لاریاں چنیوٹ میں آپکے پرانے خادم
فون: 331450
بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ